



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَنْ يَدْرِي نَفْسٌ تَأْذًا تَحْسِبُ عَذَابًا ۖ وَمَنْ يَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۚ ۳۴ ... لقمان

بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش نازل کرتا ہے اور جاتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمانے گی؟ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین پر مرے گی؟ بے شک اللہ ہی علم "والا اور خبر رکھنے والا ہے۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۚ ۳۴ ... لقمان

"وہ جانتا ہے جو کچھ (ماؤں) کے رحم میں ہے۔"

اس آیت کے بارے میں ایک دوست سے میری بحث ہوئی وہ کہتا تھا کہ جدید معلومات کے مطابق ڈاکٹر مختلف شعاؤں کے ذریعے یہ معلوم کرنے کے قابل سمجھے ہیں کہ رحم مادر میں لڑکا ہے یا لڑکی؟ میں نے اسے کہا کہ اللہ تو فرماتے ہیں:

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۚ ۳۴ ... لقمان

"وہ جانتا ہے جو کچھ (ماؤں) کے پیٹ میں ہے۔"

کیا اس آیت کا مطلب ہے کہ سائنس رحم مادر کے اندر معلومات حاصل نہیں کر سکتی یا اس کا کوئی اور مطلب ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ غیب کی چابیاں پانچ ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ان کا ذکر سوال میں مذکورہ آیت میں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "صحیح" میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يُلْقِيَنَّهَا إِلَّا اللَّهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَنْ يَدْرِي نَفْسٌ تَأْذًا تَحْسِبُ عَذَابًا ۖ وَمَنْ يَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۚ ۳۴ ... لقمان

غیب کی چابیاں پانچ ہیں انہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ "بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش نازل کرتا ہے اور جاتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمانے گی؟ اور کوئی "جان نہیں جانتی کہ کس زمین پر مرے گی؟ بے شک اللہ ہی علم والا اور خبر رکھنے والا ہے۔"

صحیح بخاری کی ایک روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "غیب کی چابیاں پانچ ہیں پھر یہ آیت پڑھی:

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۚ ۳۴ ... لقمان

"بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش نازل کرتا ہے اور جاتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے"

امام احمد نے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اسی مفہوم کی حدیث روایت کی ہے۔ اس کے علاوہ دوسری متعدد سندوں سے بھی اس قسم کی روایات آئی ہیں جن سے اس آیت میں مذکور مسئلہ کی تائید ہوتی ہے۔ آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے پاس رکھا ہے وہی اس کے وقت پر اسے ظاہر کرے گا اس کے مقررہ وقت سے کوئی مقرف فرشتہ واقف ہے نہ کوئی نبی اور رسول۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کی علامتیں بتا دی ہیں۔ (اسی طرح) اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب اور کہاں نازل ہوگی۔ لیکن اصحاب فراست کو مختلف علامتوں کو دیکھ کر اس کے اسباب کی موجودگی میں ایک اجمالی اور تقریبی علم حاصل ہو جاتا ہے جس میں اندازہ کو دخل ہوتا ہے اور یہ اندازہ کبھی غلط بھی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مافی الارحام کا تفصیلی علم صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے کہ اس میں بچے کی تخلیق ہوگی یا نہیں ہوگی اور وہ تمام مدت تک

باقی رہ کر نشوونما پانے گا یا اس سے پہلے ہی زندہ یا مردہ پیدا ہو جائے گا اور وہ صحیح سلامت ہوگا یا اس میں کوئی پیدا انشی عیب اور نقص ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ علم کسی اور سے حاصل کروہ نہیں نہ اس کا انحصار اسباب اور تجربات پر ہے بلکہ اسے اس کے وجود میں آنے سے پہلے اور اس کے اسباب کی موجودگی سے پہلے علم ہوتا ہے کہ وہ کس طرح کا اور کن کیفیات کا حامل ہوگا۔ کیونکہ ان اسباب کا مقدر کرنے والا پھر انہیں وجود بخشنے والا وہی ہے۔ وہ علیم ہے کوئی چیز اس کے علم سے پیچھے ہو سکتی ہے نہ مختلف ہو سکتی ہے۔

مخلوق کو رحم مادر میں موجود جثے کے متعلق بعض معلومات حاصل ہو سکتی ہیں مثلاً اس کا مذکر یا مؤنث ہونا اس کا سالم الاعضاء ہونا یا کسی قسم کی معذوری کا حامل ہونا یا ولادت کے وقت کا قریب ہونا یا قبل از وقت اسقاط کا خطرہ محسوس ہونا یہ سب معلومات اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسباب کی بنیاد پر حاصل ہوتی ہیں۔ مثلاً الراساؤ بند وغیرہ کے ذریعے سے۔ لیکن خود بخود یا بلا اسباب حاصل نہیں ہو سکتیں اور یہ بھی اس وقت ہوتی ہیں جب اللہ تعالیٰ فرشتے کو جنین کی صورت سازی کا حکم دے چکے ہوتے ہیں اور پھر معلومات رحم کے اندر کے تمام حالات پر مشتمل نہیں ہوتیں بلکہ بعض صورت حالات کے متعلق ہوتی ہیں اور ان میں بسا اوقات غلطی بھی ہو سکتی ہے اور کسی انسان کو معلوم نہیں کہ مستقبل میں اسے دینی یا دنیوی معاملات میں کیا کچھ حاصل ہوگا۔ اس کا تفصیلی علم بھی محض اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ لوگوں کو لہجائی طور پر نفع یا نقصان کی توقع ہوتی ہے جس کی وجہ سے ان کے اندر امید پیدا ہوتی ہے تو یہ سب چیزیں ”علم“ کہلانے کی مستحق نہیں۔ اسی طرح کسی کو معلوم نہیں کہ اس کی موت خشکی میں آئے گی یا سمند میں وطن میں یا پردیس میں یہ سب تفصیلات اکیلا اللہ ہی جانتا ہے۔ اسی کا علم کامل اور ہمہ گیر ہے جو ظاہر و باطن اور کھلی چھپی ہر چیز کو محیط ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ کا علم ذاتی ہے جو کسی دوسرے سے حاصل ہوتا ہے نہ اس ی بنیاد اسباب و تجربات پر ہوتی ہے وہ ماضی اور مستقبل سب سے واقف ہے۔ اس کے علم میں کوئی غموض ہے نہ اس میں کوئی غلطی ہوتی ہے۔ اس کا علم تمام کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز کی تفصیلات پر محیط ہے۔ جبکہ کسی اور کا علم اس طرح کا نہیں ہو سکتا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دار السلام

ج 1

محدث فتویٰ